تعارف

عماد احمد ایک مفکر، نظریہ نگار، شاعر، دانشور اور روحانی شخصیت کے حامل ہیں لیکن سب سے بڑھ کر وہ ایک عملی انسان اور مصلح ہیں۔ جو چیز انہیں دوسرے معاصرین سے ممتاز کرتی ہے وہ ہے انکا نظریہ برائے تربیت ور ہنمائی جس کے طفیل وہ انسانیت کے اجتماعی وجود کے روحانی ارتقاء اور شعوری انقلاب کے حامل ہیں۔

وہ لاء گریجویٹ ہیں اور ۱۸ سال سے زائد مختلف تنظیموں میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا چکے ہیں۔ عصرِ حاضر میں وہ قانونی تحقیق، تحریری مواد اور ٹرانسکرپٹ پر مبنی اپنی کمپنی چلا رہے ہیں۔ انہوں نے اپنا یہ سفر ایک معمولی حیثیت سے شروع کیا تھا لیکن انکی اس عظیم تر کامیاب زندگی کے پیچھے مسلسل جاری رہنے والی مہم جوئی ہے۔ مادی وسائل سے ہٹ کر کامیابی کو تلاش کرنے کا احساس ہی انہیں خودی کے سفر کی طرف لے گیا۔ نتیجتاً انہوں نے زندگی کو ذہنی اور جذباتی نقطۂِ نظر سے سمجھا اور بعد ازاں روحانیت کے ذریعے خودی کی حقیقت کو سمجھنے سے لے کر اس کی تکمیل تک کے سفر میں درپیش مشکلات کا مقابلہ کیا۔ آج وہ خودشناسی کے اس وژن کو اپنا سب سے قیمتی اثاثہ مانتے ہیں اور اس کی بابت انسانی نظام میں تبدیلی کے خواہاں ہیں۔

قلم کو بطور آلہ استعمال کرتے ہوئے وہ عالمی سطح پر اپنے خیالات اور نظریات دوسروں تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ وہ جستجو اور عزم کے ذریعے زندگی کے مقصد کو سمجھنے میں یقین رکھتے ہیں۔ ان کا تحریر کو بطور پلیٹ فارم استعمال کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اجتماعی شعور اور ضمیرِ انسانیت کو ایک بامعنی اور نہ رکنے والی تحریک بنایا جائے اور اس ضمن میں سماجی تبدیلی پیدا کرنے کے لئے انسانی تفکر اور انسانی آواز کی طاقت کو یکجا کیا جائے۔

اپنا نظریاتی نکتۂِ نظر لوگوں تک پہنچانے کے لئے قلم کی اہمیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے انہوں نے دو کتب تحریر کی ہیں۔ قلب و آگہی اور حال ہی میں لکھی گئی کیمیاگر، منفرد انداز سے ایک نظریاتی انسان کے اندرونی سفر کو قاری سے متعارف کرانے کے لئے کوشاں نظر آتی ہیں۔ ان دونوں کتب کے لئے یہ کہنا قطعی غیر منصفانہ نہ ہوگا کہ یہ محض ادبی مجموعات نہیں ہیں بلکہ خود کو تبدیل کرنے اور اجتماعی شعور کو اجاگر کرنے کے داخلی راستے ہیں۔ خودشناسی سے لے کر انسانی نظام کی تبدیلی تک، اپنی تحریر کے ذریعے انہوں نے ذاتی اور سماجی تبدیلی کی طرف قارئین کو راغب کیا ہے اور یہ شاعرانہ مجموعات ان کے خیالات وعقائد کی علامتی نمائندگی کرتے ہیں۔

انکی شاعری کا محور حقانیت، تاویل، علمِ نفس، آخرالزمان اور علم الکلام ہیں جن کے ذریعے وہ انسانی وجود کی حیثیت اور اس سے منسلک جواہر کو از سرِنو پرکھنا اور جانچنا چاہتے ہیں۔ شاعری کی عالمی رسائی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے وہ اپنے قارئین کو غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں تاکہ ان کی ذہنی استعداد اور بصیرت میں اضافہ ہو۔

https://emad-ahmad.com/

الکہف و الرقیم

مری پہچاں مرا چہرہ نہیں ہے
مری پہچاں مرا پیشہ نہیں ہے
نسب، جاگیر یا پیسہ نہیں ہے
مری پہچاں میں کچھ ایسا نہیں ہے

میں اِک مدت سے کیوں عزلت نشیں ہوں
میں کس بستی کے کس گھر کا مکیں ہوں
میں کن راہوں پہ کیوں چلتا رہا ہوں
میں کس منزل کا چہرہ ڈھونڈتا ہوں

مجھے پڑھیے، سمجھیے، سوچیے گا
مرے الفاظ دل میں تولیے گا
مرے افکار سے رشتہ بنے گا
تو لوح و غار سے رشتہ بنے گا

مری پہچاں حروفِ راز سے ہے
مری پہچاں مرے الفاظ سے ہے
مری پہچاں مرے افکار سے ہے
مری پہچان لوح و غار سے ہے

عماد احمد

9789692347105